

# رکوع سے سجدے میں

## جانے کی کیفیت

تحریر

ابوعدنان محمد منیر قمر

ترجمان سہریم گورڈٹ الخبر

وداعیہ متعاون اسلامک سٹڈی سٹریٹجی ڈیپارٹمنٹ، الخبر

(سعودی عرب)

نشر و توزیع

مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ (سیالکوٹ، پاکستان)

توحید پبلیکیشنز، بنگلور، انڈیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**\* توجہ فرمائیں \***

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب۔۔۔

\* عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

\* مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ [UPLOAD] کی جاتی ہیں۔

\* متعلقہ ناشرین کی تحریری اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

\* دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

**\*\* تنبیہ \*\***

**\*\* کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب کسی بھی الیکٹرانک کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔**

**\*\* ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔**

نشر و اشاعت اور کتب کے استعمال سے متعلق کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں :

ٹیم کتاب و سنت ڈاٹ کام

[webmaster@kitabosunnat.com](mailto:webmaster@kitabosunnat.com)

[www.kitabosunnat.com](http://www.kitabosunnat.com)

## اشاعت کے دائمی حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	: رکوع سے سجدے میں جانے کی کیفیت
مؤلف	: ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترتیب	: آنسہ شکیلہ قمر
سال طباعت	: ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۲ء
تعداد طباعت	: ۵۰۰۰
باہتمام	: مولانا غلام مصطفیٰ فاروق
	: وجناب محمد رحمت اللہ خان، ایڈووکیٹ
کمپوزنگ	: شاہ دستار اور مسعود سہیل

### پاکستان میں ملنے کے پتے:      ہندوستان میں ملنے کے پتے:

مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ والا ہور	توحید پبلیکیشنز، ایس. آر. کے. گارڈن
المکتبہ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور	بنگلور۔ فون ۶۶۵۰۶۱۸
اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور	چار مینار بک سٹور
احمد بک کارپوریشن، راولپنڈی	چار مینار روڈ، شیوا جینگر، بنگلور۔ ۱
مکتبہ علمیہ، کراچی	
نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور	

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	شمار	صفحہ نمبر	مضمون	شمار
12	دلیل سوم	15	4	پیش لفظ	1
13	تردید نظریہ اضطراب	16	5	سجدے میں جانے کی کیفیت	2
14	تردید دعوائے نسخ	17	5	پہلے ہاتھ رکھنے کے دلائل	3
16	ایک اثر فاروقی	18	5	پہلی دلیل	4
17	اُنٹ کے گھٹنے؟	19	6	تردید نظریہ ضعف	5
18	ازروئے لغت	20	6	تردید نظریہ قلب و اضطراب	6
19	مشکل الآثار و شرح معانی الآثار	21	7	دوسری دلیل	7
20	کتب حدیث کی روشنی میں	22	8	تیسری دلیل	8
21	خلاصہ	23	8	چوتھی دلیل	9
22	علامہ ابن قیم کی وجوہات ترجیح	24	9	پانچویں دلیل	10
22	مختلف موافق	25	10	پہلے گھٹنے رکھنے کے دلائل	11
24	اسباب وجوہات ترجیح	26	10	دلیل اول	12
26	ایک وضاحت	27	10	اسکی استنادی حیثیت	13
28	تراجم و تصانیف محمد منیر قمر	28	12	دلیل دوم	14



## پیش لفظ

﴿إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ﴾

أَمَّا بَعْدُ!

معزز قارئین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز کے قیام اور رکوع و قومہ سے فارغ ہو کر سجدے میں جانے کی کیفیت کے سلسلہ میں اہل علم کے یہاں دورائے پائی جاتی ہیں۔

۱۔ قومہ سے سجدہ کیلئے پہلے زمین پر ہاتھ لگائیں اور پھر ساتھ ہی گھٹنے لگائیں۔

۲۔ پہلے گھٹنے زمین پر لگائیں اور پھر ہاتھ۔

احادیث رسول ﷺ اور اسوۂ نبوی ﷺ کے حوالے سے ان دونوں میں سے صحیح تر طریقہ کی تلاش کیلئے یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ مؤلف و مرتبہ اور تمام معاونین کی محنت کو شرف قبول سے نوازے اور تمام قارئین کو ”صحیح تر“ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ترجمان، سپریم کورٹ، الخبر ۱۴۲۲ھ

وداعیہ متعاون، مراکز دعوت و ارشاد ۲۰۰۱ھ

الدام، الخبر، الظہر ان (سعودی عرب)



## سجدے میں جانے کی کیفیت

رکوع قومہ اور نئے اذکار سے فارغ ہو کر سجدہ کیا جاتا ہے، جسکے لئے زمین پر پہلے ہاتھ پھر گھٹنے رکھنے کا طریقہ بھی مروج ہے اور پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھنے کا بھی، اور ان دونوں طریقوں میں سے از روئے دلیل کونسا انداز قوی صحیح تر ہے، اس بات کا پتہ لگانے کیلئے دونوں کے دلائل کا جائزہ لینا ضروری ہے۔!

### پہلے ہاتھ رکھنے کے دلائل:

تو آئیے پہلے زمین پر ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنے والوں کے دلائل دیکھیں:

### پہلی دلیل:

التاریخ الکبیر للبخاری، ابوداؤد، نسائی، مشکل الآثار و شرح معانی الآثار طحاوی، داری، دارقطنی، بیہقی، محلی ابن حزم، شرح السنہ بغوی، کتاب الاعتبار بین النسخ و المنسوخ من الآثار للحامی اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكُ كَمَا  
يَبْرُكُ الْبُعَيْرُ وَيَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ  
رُكُوبِهِ﴾ ۲

تم میں سے جب کوئی سجدہ کرے تو اس طرح  
نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے، بلکہ گھٹنوں  
سے پہلے دونوں ہاتھ رکھنے چاہئیں۔

۱۔ یہ ہماری چند ریڈیائی تقاریر کا مجموعہ ہے، جو ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیون سے نشر کی گئی تھیں۔

۲۔ شرح السنہ بغوی ۱۳۵/۳، مسند احمد ۳۸۱/۲، الفتح الربانی للبتاء ۲۷۶/۳، ابوداؤد مع العون ۷۰۳/۷، ترمذی مع التحفہ ۱۳۶/۲،

مشکوٰۃ بتحقیق البانی ۲۸۲/۱، الارواء للالبانی ۷۸۲/۷، دارقطنی ۳۳۲/۱، محلی ابن حزم ۱۶۹/۲، بیہقی ۹۹۲/۲، ۱۰۰،

الاعتبار انا ما حازی ص ۹۔

## [1] تردید نظر یہ ضعف:

اس حدیث کو کثیر کبار محدثین کرام نے صحیح قرار دیا ہے جسکی تفصیل کیلئے شرح السنہ کی تحقیق از شیخ شعیب الأرنؤوط (۳/۱۳۵)، زاد المعاد کی تحقیق از شیخ شعیب الأرنؤوط و شیخ عبد القادر الأرنؤوط (۱/۲۲۳)، ارواء الغلیل از شیخ البانی (۲/۷۸)، شرح المواہب زرقانی (۷/۳۲۰)، مکافی الارواء (۲/۷۸) و تحقیق الاحسان (۵/۲۲۰)، المجموع شرح المہذب امام نووی (۳/۳۹۴) دیکھیں جاسکتی ہیں۔ علامہ عبدالرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا کم از کم حسن لزانہ ہے، اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ۳

اور حافظ عبدالحق اشبیلی کی الاحکام الکبریٰ سے نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، جبکہ ان کی دوسری کتاب ”کتاب التوحید“ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث اُس حدیث سے سند کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے، جس میں کہ گھٹنے پہلے رکھنے کا ذکر آیا ہے۔ ۴

## [2] تردید نظر یہ قلب واضطراب:

البتہ امام ابن قیمؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں قلب متن واضطراب پایا جاتا ہے کہ دراصل حدیث یوں تھی:

﴿وَلْيَضَعْ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ بَدْيِهِ﴾ اسے چاہیے کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔

اور مختلف روایات میں اس کے الگ الگ الفاظ آئے ہیں اور اس سلسلہ میں جو گفتگو انہوں نے زاد المعاد میں کی ہے، وہ جلد اول کے صفحہ ۲۲۳ سے لیکر ۲۳۳ تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس پر زاد المعاد کے محققین شیخ شعیب و عبد القادر نے تحقیق زاد المعاد میں (۱/۲۲۳-۲۳۰) میں شیخ احمد شاہ نے تحقیق

۳ تحفۃ الاحوذی علامہ عبدالرحمن مبارکپوری ۱۳۸/۲

۴ بحوالہ صفحہ الصلوٰۃ للآلبانی ص ۸۱ و ۸۲، مشکوٰۃ ۲۸۲/۱۔

ترمذی (۱/۵۸-۵۹) میں، علامہ عبدالرحمن مبارکپوری نے تحفہ الاحوذی (۲/۱۳۸-۱۳۹) میں اور علامہ البانی نے صفحہ الصلوٰۃ صفحہ ۸۲ پر مختصراً اور ارواء الغلیل (۲/۵۷-۱۸۰) میں اور الصغیۃ (۲/۳۲۸-۳۳۲) میں مفصل تعاقب کیا ہے، اور علامہ ابن قیم کے اس نظریہ قلب واضطراب کی سختی سے تردید کی ہے، اور دلائل بھی ذکر کئے ہیں جنکی تفصیلات متعلقہ، مذکورہ مقامات پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

### دوسری دلیل:

پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنے کی دوسری دلیل صحیح بخاری شریف میں تعلقاً اور موقوفاً علی ابن عمر رضی اللہ عنہم اور صحیح ابن خزیمہ و دارقطنی، بیہقی، معانی الآثار بخاری و کتاب الاعتبار حازمی اور مستدرک حاکم میں موصولاً اور مرفوعاً مروی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت نافع بیان فرماتے ہیں:

﴿كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكُوتِهِ﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما گھٹنوں سے پہلے ہاتھ (زمین) پر رکھا کرتے تھے۔

اور دیگر کتب میں مرفوعاً یوں ہے حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرماتے ہیں:

﴿أَنَّهُ، كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكُوتِهِ وَقَالَ: وَه (ابن عمر رضی اللہ عنہما) گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے اور علامہ مذہبی نے تلخیص المستدرک میں انکی بات پر موافقت کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، اور فتح الباری میں گھٹنے

۵۔ بخاری مع الفتح ۲۹۰۲۔ ۶۔ بخاری ۲۹۰۲، ابن خذیمہ ۳۱۹/۱ صحیح لئلا لبامی، بیہقی ۱۰۰۲،

دارقطنی ۳۲۲/۱، الضعیف لئلا لبانی ۳۳۲/۱، الاعتبار ص ۷۹، بلوغ المرام حافظ ابن حجر عسقلانی ۱۸۶/۱، مع سل السلام۔



پہلے رکھنے والی حدیث پر ترجیح دی ہے اور محدث البانی نے ارواء الغلیل اور صحیح ابن خزمیہ پر اپنی تعلیقات میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

### تیسری دلیل:

امام حاکم نے مستدرک میں کہا ہے: اس مسئلہ میں میرا دل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس حدیث کی طرف زیادہ مائل ہے، جس میں پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے زمین پر لگانے کا ذکر ہے اور یہ اسلئے کہ اس کی تائید میں صحابہ و تابعین سے مروی آثار بکثرت ہیں۔ ۸

### چوتھی دلیل:

سنن کبریٰ بیہقی میں ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الطاظ میں مرفوعاً مروی ہے:

﴿إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ﴾ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی الجمل و ليضع يديه على ركبتيه ﴿۹﴾

طرح نہ بیٹھے، بلکہ اسے چاہئے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔

امام بیہقی نے اسے روایت کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اگر یہ محفوظ ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے زمین پر رکھے جائیں۔ امام بیہقی نے یہ محض اپنے خدشہ کا اظہار فرمایا ہے، جبکہ اس مفہوم کی حدیث ہم ذکر کر آئے ہیں، جسے کبار محدثین نے محفوظ صحیح اور راجح قرار دیا ہے۔ لہذا اس روایت سے استدلال نہیں تو استشہاد میں مضائقہ نہیں ہے۔

۸ تحقیق ابن خزمیہ ۳۱۸، مستدرک حاکم و تلیخیص الذہبی ۲۲۶/۱ قدیم و ۳۲۹/۱ جدید، ارواء الغلیل ۷۷/۲، بلوغ المرام ۱۸۶/۱، فتح الباری ابن حجر ۲۹۱/۲۔

۹ حوالہ سابقہ

۹ بیہقی ۱۰۰۲/۲ اوزاد المعاد، بن قیم ۲۳۰/۱

## پانچویں دلیل:

امام اوزاعیؒ نے فرمایا ہے:

﴿أَذْرَكْتُ النَّاسَ يَضَعُونَ أَيْدِيَهُمْ قَبْلَ  
رُكْبَتِهِمْ وَرُؤْيَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ  
حَدِيثٌ﴾<sup>۱۰</sup>

میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو پایا ہے کہ وہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اس معاملہ میں ایک حدیث بھی مروی ہے۔

غرض امام مالک اور اوزاعیؒ کا یہی مسلک ہے کہ سجدہ جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جائیں اور پھر گھٹنے۔ امام ابن الجوزی نے التحقیق میں اور امام ابن قدامہ نے المغنی میں امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی مسلک بتایا ہے، اگرچہ ان سے دوسری روایت بھی ملتی ہے۔ علامہ ابن حزم بھی اسی کے قائل تھے اور ابن ابی داؤد کے بقول تمام اہلحدیث و محدثین کا بھی یہی مسلک ہے، جیسا کہ علامہ ابن قیم نے زاد المعاد جلد اول صفحہ ۲۳۰ پر، ابن حزم نے المحلی جلد دوم جزء چہارم صفحہ ۱۲۹ پر، امام بغوی نے شرح السنہ جلد سوم صفحہ ۱۳۴ پر، حافظ ابن حجر نے فتح الباری جلد دوم صفحہ ۲۹۱ پر، علامہ عبدالرحمن مبارکپوری نے تحفۃ الأحموزی جلد دوم صفحہ ۱۳۵ پر، علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے عون المعبود جلد سوم صفحہ ۱۷ پر، امام شوکانی نے نیل الاوطار جلد اول جزء دوم صفحہ ۲۵۳-۲۵۴ پر امام حازمی نے کتاب الاعتبار صفحہ ۸۰ پر اور ابن قدامہ نے المغنی جلد اول صفحہ ۵۱۴ پر تفصیل ذکر کی ہے۔ اور امام ابوداؤد کے بیٹے نے اسے ہی اہل مدینہ کا مذہب قرار دیا ہے۔<sup>۱۱</sup>

<sup>۱۰</sup> للاعتبار ص ۸۰ نقلہ عن ابن المنذر روزاد المعاد ۲۳۰، مسائل الامام المروزی (۱/۲۷۱) کما فی صفۃ الصلوٰۃ ص ۸۱ و صحیحہ۔

<sup>۱۱</sup> نیل الاوطار امام شوکانی ۲/۲۵۵۔

## پہلے گھٹنے رکھنے کے دلائل:

اور اب باری ہے اس سلسلہ میں دوسرے مسلک یعنی سجدہ جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنے کے دلائل کی، چنانچہ اس نظریہ کے قائلین بھی بعض احادیث سے استدلال کرتے ہیں مثلاً:

### دلیل اول:

انکی پہلی دلیل وہ حدیث ہے جو سنن اربعہ و دارمی، دارقطنی و بیہقی، ابن خزیمہ و ابن حبان، شرح السنہ بغوی اور کتاب الاعتبار حازمی میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں:

﴿رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ﴾ ۱۲

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے اور جب اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے۔

### اسکی استنادی حیثیت:

اس حدیث کو روایت کرنے بعد خود امام دارقطنی، ترمذی، بیہقی اور حازمی نے اسکی شدید جرح کی ہے اور اسکے مرفوعاً و موصولاً صحیح ہونے پر کلام کیا ہے اور امام حازمی نے امام طحاوی اور دیگر متقدمین حفاظ کی طرف بھی اسی جرح کو منسوب کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے بھی ذکر کئے گئے حفاظ کے علاوہ ابن ابی داؤد سے بھی جرح نقل کی ہے۔ ۱۳

علامہ عظیم آبادی و مبارکپوری نے اپنی شروح سنن میں اور شیخ شعیب و عبدالقادر ارناؤوط نے تحقیق زاد المعاد میں (۱/۲۲۳) یہ جرحیں نقل کی ہیں۔ امام شوکانی نے ان حفاظ کے علاوہ امام نسائی سے

۱۲ ابوداؤد ۳۵/۶۸، ترمذی ۱۳۴۲/۲، شرح السنہ ۱۳۳۲/۳، بیہقی ۹۸/۲، ابن حبان ص ۱۱۳۲، المورد، الضعیفہ للالبانی ۳۲۹/۲، الإرواء ۲/۷۵، التلخیص ابن حجر ۱/۲۵۴، دارقطنی ۱/۳۲۵، الإعتبار ص ۸۰۔

۱۳ متعلقہ حوالہ جات سابقہ۔

بھی اس روایت کی سند پر جرح نقل کی ہے۔ ۱۴۔

اور دورِ حاضر کے معروف محدث علامہ البانی نے اس روایت کو تحقیق مشکوٰۃ (۱/۲۸۲)، ارواء

الغلیل ۲/۵-۷ اور الاحادیث الضعیفہ (۲/۳۲۸-۳۳۲) میں ضعیف قرار دیا ہے۔

شرح السنہ بغوی کی تحقیق میں شیخ شعیب نے اسکے دو اور طرق بھی بتائے ہیں، جن میں سے

ایک ابوداؤد میں محمد بن حجاجہ عن عبدالجبار بن وائل عن أبیه والاطریق ہے، جبکہ

عبدالجبار کے اپنے والد سے سماع کی خود ہی نفی بھی کی ہے۔ اور آگے چل کر ”تنبیہ“ کے زیر عنوان

لکھا ہے کہ موارد الظمان فی زوائد ابن حبان میں اسرائیل بن برنس کے طریق سے بھی یہ

حدیث مروی ہے اور اگر یہ اسرائیل شریک سے متحرف نہ ہو تو پھر یہ شریک کیلئے اچھی متابعت ہے، اور

اسکی سند صحیح ہے، جبکہ حقاظ میں سے کسی نے اس طرف توجہ نہیں دلائی، سوائے ملا علی قاری کے، انھوں

نے المرقاة شرح مشکوٰۃ میں ابن حجر پیشی سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کے دو طریق اور بھی ہیں اور انکی

مراد شاید یہی ابوداؤد اور ابن حبان والے دونوں طریق ہوں۔ ۱۵۔

لیکن شیخ البانی نے ملا علی قاری کی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

﴿وَلَا نَعْتَرُ لِمَا حَكَاهُ الشَّيْخُ الْقَارِيُّ﴾

علامہ ملا علی قاری نے ابن حجر فقیہ سے جو نقل

کیا ہے کہ اسکے دو اور بھی طریق ہیں؛ اس سے

عَنِ ابْنِ حَجَرٍ الْفَقِيهِ: أَنَّ لَهُ طَرِيقَيْنِ

دھوکے میں نہیں آنا چاہئے، کیونکہ یہ انکے اوہام

آخَرَيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ أَوْهَامِهِ ﴿۱۶﴾

(وہموں) میں سے ہے۔

۱۴ النیل ۲/۲۵۳۔

۱۵ تحقیق شرح السنہ ۳/۱۳۳-۱۳۴

۱۶ تحقیق مشکوٰۃ ۲/۲۸۲

اور مواردالظمان (صفحہ ۱۳۲، حدیث ۲۸۷) کی سند میں اسرائیل واقعی متحرف ہے کیونکہ اصل ابن حبان میں یہاں شریک ہے۔ ۷۱۔ جو کہ ضعیف ہے۔  
معلوم ہوا کہ یہ روایت ضعیف ہے، درجہ صحت و حسن کو نہیں پہنچتی۔ اگرچہ ابن حبان وابن خزیمہ اور ابن سکن وغیرہ نے اسکی تصحیح کی ہے۔

### دلیل دوم:

اسی مفہوم کی ایک روایت ابن ماجہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں ہے:

﴿كَانَ يَخْرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَتَكَبَّرُ﴾ ۱۸ آپ گھٹنوں کے بل نیچے جاتے تھے اور ٹیک نہیں لیتے تھے۔

اس روایت کی سند میں کئی راویوں کے مجہول ہونے کی وجہ سے امام ابن المدینی اور بعض دیگر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، جیسا کہ لسان المیزان، میزان الاعتدال اور التقریب وغیرہ کتب رجال اور نقد و جرح میں معاذ بن محمد اور محمد بن معاذ کے تراجم میں مذکور ہے۔ ۱۹۔

### دلیل سوم:

سنن دارقطنی و بیہقی، مستدرک حاکم و محلی ابن حزم، الاحادیث المختارہ للضیاء المقدسی اور الاعتبار حازمی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

۷۱۔ دیکھئے الاحسان ۲۳۷/۵، حدیث: ۱۹۱۲ تحقیق الارناؤوط

۱۸ ابن حبان ص ۱۱۳۳ الموارد

۱۹ بحوالہ الضعیفہ ۲/۳۲۸

اس حدیث کو روایت کر کے خود امام دارقطنی و بیہقی نے اسکی سند و متن پر تنقید کی ہے اور امام بیہقی، ابن قیم اور ابن حجر نے اسکی سند کے ایک راوی العلاء بن اسماعیل کو مجہول قرار دیا ہے جیسا کہ زاد المعاد اور التلخیص الجبر میں ہے۔ ۲۱

اور ابن ابی حاتم نے اپنے والد امام ابو حاتم سے العلل میں نقل کیا ہے کہ انھوں نے اس حدیث کو ”منکر“ قرار دیا ہے۔ ۲۲

### [3] تردید نظریہ اضطراب:

مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی، سنن اشرم اور معانی الآثار طحاوی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

﴿إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلُ﴾  
 تم میں سے جب کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کے بل بیٹھے، اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

۲۰ دارقطنی ۳۳۵/۱، بیہقی ۹۹۲، الاعتبار ص ۸۰، مجلی ۱۲۹۴/۲، مستدرک حاکم ۲۲۶/۱، قدیم، ۳۴۹، جدید، الاحادیث المختارہ

لضیاء المقدسی، زاد المعاد ۲۲۸

۲۱ زاد المعاد ۲۲۹/۱، التلخیص ۲۵۴/۱

۲۲ العلل ابن ابی حاتم ۱۸۸، بحوالہ زاد المعاد ۲۲۹/۱ والضعیفہ ۳۳۱/۲

۲۳ مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۴، بیہقی ۱۰۰۲/۲، زاد المعاد ۲۲۶/۱-۲۲۲، ارواء الغلیل للالبانی ۶۹/۲

جبکہ اسکی سند میں عبداللہ بن سعید المقبری متروک و ضعیف راوی ہے جیسا کہ محققین زاد المعاد نے لکھا ہے۔ اور امام بخاری، دارقطنی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید اور فلاس سے علامہ مبارکپوری نے اس راوی کا منکر الحدیث، متروک و ذاہب الحدیث، غیر ثقہ و ضعیف ہونا نقل کیا ہے۔ ۲۴

امام بیہقی نے اسے روایت کر کے خود اسکی سند کو ضعیف کہا ہے۔ ۲۵

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں انکی اس معاملہ میں متابعت کی ہے۔ ۲۶

شیخ البانی نے اسے باطل قرار دیا ہے۔ ۲۷

لہذا یہ روایت اس لائق نہیں کہ اسکی وجہ سے حدیث اول کو مضطرب کہا جاسکے جیسا کہ علامہ ابن قیم اور بعض دیگر حضرات نے کہا ہے۔

#### [4] تردید دعوائے شیخ:

امام ابن خزیمہ نے دونوں طرح کی احادیث میں ضعف و قوت کی بناء پر ترجیح کا انداز اپنانے کی بجائے ہاتھوں کو پہلے زمین پر رکھنے کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس پر دلیل میں انھوں نے اور امام بیہقی نے وہ حدیث بیان کی ہے جو کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں ہے:

﴿كُنَّا نَضَعُ أَيْدِيَنَا قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ فَأُمْرٌ بِرُكْبَتَيْنِ قَبْلَ أَيْدِيَنَا﴾ ۲۸

ہم گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھتے تھے، پھر یہ حکم ہوا کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھیں۔

۲۴ تحفۃ الاخوان ۱۳۸/۲

۲۵ حوالہ سابقہ

۲۶ فتح الباری ۲۹۱/۲

۲۷ الإرداء أيضاً

۲۸ ابن خزیمہ ۳۱۹، بیہقی ۱۰۰/۲

یہ حدیث اگر صحیح ہوتی تو بقول حافظ ابن حجر واقعی جائزین کے درمیان فیصلہ کن ثابت ہوتی، لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ انتہائی ضعیف ہے۔ ۲۹

امام بیہقی اسے روایت کر کے کہتے ہیں کہ یہ حدیث تو اس طرح وارد ہوئی ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت دوران رکوع ”تطبیق“ کے منسوخ ہونے کی ہے۔ ۳۰  
تو گویا امام بیہقی نے اس حدیث میں نسخ کے ذکر کو رواۃ میں سے کسی کی خطا پر محمول کیا ہے اور امام حازمی نے بھی کتاب الاعتبار میں نسخ تطبیق والی حدیث کو ہی محفوظ قرار دیا ہے اور اس حدیث کو شاذ و متکلم فیہ۔ ۳۱

امام نووی نے المجموع میں اسے ضعیف قرار دیا ہے اور امام بیہقی کا اسے ضعیف کہنا بھی ذکر کیا ہے۔ اسکے ایک راوی یحییٰ بن سلمہ کو با تفاق حقا ضعیف کہا ہے۔ ابو حاتم سے اس کا منکر الحدیث ہونا نقل کیا ہے اور امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ اس کی بیان کردہ احادیث میں منکر احادیث بھی ہیں۔ ۳۲  
علامہ ابن قیم نے تہذیب معالم السنن اور زاد المعاد میں لکھا ہے کہ بعض رواۃ سے غلطی ہوئی اور وَضَعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ کی بجائے اس سے وَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ ہو گیا۔ اور اسے ہی معروف قرار دیا ہے کہ نسخ کا تعلق رکوع میں تطبیق سے ہے، اس مسئلہ زیر بحث سے نہیں۔ ۳۳  
حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ یہ روایت بیان کرنے میں ابراہیم بن اسماعیل اور انکے والد اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ منفرد ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں۔ ۳۴  
اور اپنی دوسری کتاب التقریب میں انھوں نے ابراہیم کو ضعیف، اور اسماعیل و یحییٰ کو متروک

۳۰ حوالہ سابقہ

۲۹ الفتح ایضاً

۳۱ الاعتبار ص ۸۰

۳۲ تہذیب معالم السنن لابن قیم علی عون المعبود ۳/۳۷۳-۷۴، زاد المعاد ۱/۲۲۷

۳۳ فتح الباری ۲/۲۳۱



قراردیا ہے۔ ۳۵

علامہ البانی نے تعلیقات ابن خزیمہ میں اس حدیث کو سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ ۳۶  
تحقیق شرح السنہ میں شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی امام بخاری، ابن معین اور نسائی سے اسکی  
تضعیف اور ابن قیم سے اسکے متن میں قلب و تغیر کی بات نقل کی ہے۔ ۳۷  
اس ساری تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس حدیث کا فیصلہ کن ثابت ہونا تو درکنار یہ تو  
سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے ناقابل استدلال ہے۔

### ایک اثر فاروقی:

اس سلسلہ میں ایک اثر فاروقی مصنف عبدالرزاق اور معانی الآثار طحاوی میں ہے، جس میں اسود  
اور علقمہ کہتے ہیں:

﴿حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ فِي صَلَاتِهِ خَوْفًا بَعْدَ  
رُكُوعِهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخْرُجُ الْبَعِيرُ  
وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ﴾ ۳۸

امام طحاوی نے اس اثر کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور شیخ البانی نے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ میں  
انکی تصحیح نقل کی ہے اور اس پر کوئی تعاقب نہیں کیا بلکہ اسکے ایک راوی اعمش کی تحدیث کی صراحت  
کر کے انکی تائید و موافقت کی ہے۔ ۳۹

۳۵ التقریب لابن حجر ص ۱۹، ۲۶، ۵۴۹

۳۶ حوالہ سابقہ و تحقیق ابن خزیمہ ۳۱۹/۱

۳۷ تحقیق شرح السنہ ۱۳۵/۳

۳۸ طحاوی ۱۵۱/۱، بحوالہ الضعیفہ ۱۳۳۲/۲ و مصنف عبدالرزاق: ۱۶۹/۲ تحقیق الاعظمی

۳۹ حوالہ سابقہ

لیکن یہ چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ایک اثر ہے اور دوسری طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ایک حدیث ہے، لہذا یہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا کہ گھٹنوں والی حدیث کو ترجیح دی جاسکے اور اس سلسلہ میں پائے جانے والے دوسرے آثار کی نسبت بھی یہی جواب ہے کہ جب ایک طرف ایک حدیث صحیح و ثابت موجود تو پھر دوسری طرف چاہے کتنے بھی صحابہ کے آثار کیوں نہ آجائیں، فَلَا اَثَرَ لِلْاَثَارِ۔ مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے۔

﴿اِنَّهُ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ اِذَا سَجَدَ قَبْلَ سَجْدِ كَرْتِ وَفَتْ وَهَاتَهُوْنَ سَهْلَةً لَّغْتَةً لَّگَاتَةً يَدِيْهِ﴾ ۲۰

تھے۔

جبکہ یہ بھی ضعیف ہے اس کا ایک راوی ابن ابی لیلیٰ ردی الحفظ ہے اور نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فعل روایت کرنے میں اس نے عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت بھی کی ہے جو کہ اس سے کہیں زیادہ ثقہ ہیں۔ ۲۱

یہ آثار ضعیف و موقوف ہونے کی وجہ سے اور یہ احادیث ضعیف ہونے کی وجہ سے اس بات کی دلیل نہیں بن سکتیں کہ نمازی کو سجدہ جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنے چاہئیں اور پھر ہاتھ بلکہ صحیح احادیث کی رو سے پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنا ثابت ہوتا ہے۔

## [5] اونٹ کے گھٹنے؟

البتہ اس سے قبل والے اثر فاروقی میں ایک بات واضح طور پر آگئی ہے کہ اونٹ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے جو کہ اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں اور جب یہ بات ایسے ہی ہے تو پھر نمازی کو

۲۰ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۹۵

۲۱ بحوالہ الاعتصام جلد ۳۳ شماره ۱۳، جمادی الآخر ۱۴۱۲ھ، ۲ دسمبر ۱۹۹۱ء مقالہ مولانا محمد اسحاق صاحب مدرس

مدرسہ رحمانیہ لاہور۔

زمیں پر گھٹنے پہلے نہیں رکھنے چاہئیں کیونکہ اس سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ۴۲۔  
جیسا کہ اس مفہوم کی بعض احادیث ذکر کی جا چکی ہیں۔ علامہ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں اس کا  
انکار کیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اگلی ٹانگوں میں ہوں اور لکھا ہے کہ یہ بات اہل لغت کے علم میں بھی نہیں  
ہے۔ ۴۳۔

جبکہ ان کی یہ بات ایک تسامح ہے اور زاد المعاد کے محققین کے علاوہ کثیر کبار اہل علم نے اس پر انکا  
تعاقب وارد کیا ہے اور چونکہ اس معنی کی حدیث سے جانبین نے ہی استدلال کیا ہے، لہذا مناسب  
معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ کے گھٹنوں کے بارے میں کچھ تحقیقی جائزہ پیش کر دیا جائے جس سے پتہ چل  
سکے کہ اس معاملہ میں کونسی جانب مبنی برحق ہے اور کس طرف خطا ہے؟

### ازروئے لغت:

علامہ ابن قیمؒ نے تو زاد المعاد میں کہہ دیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنوں کا اسکی اگلی ٹانگوں میں ہونا لغتِ عربی  
کے ماہرین کے یہاں بھی معروف و متعارف نہیں ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عرب اہل لغت کے یہاں  
یہ بات ملتی ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہی ہوتے ہیں پچھلی میں نہیں۔ چنانچہ لغت کی  
بیس ضخیم جلدوں پر مشتمل کتاب لسان العرب میں ابن منظور افریقی نے مادہ ”رکب“ میں لکھا ہے:  
﴿وَرُكْبَةُ الْبَعِيرِ فِي يَدِهِ.....﴾ اونٹ کا گھٹنا اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتا ہے، بلکہ ہر

وَكُلُّ ذِي أَرْبَعٍ رُكْبَتَاهُ فِي يَدَيْهِ ﴿۴۴﴾ چوپائے کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔

اہل لغت میں سے صاحب لسان العرب کی اس صراحت کے بعد یہ کہنا تو صحیح نہیں رہا کہ اہل

لغت کے یہاں یہ بات متعارف نہیں ہے۔

۴۲ الضعيفہ ۳۳۱/۲

۴۳ زاد المعاد ۲۲۵/۱

۴۴ لسان العرب ابن منظور ۲۳۶/۱۴

## مشکل الآثار و شرح معانی الآثار:

مشکل الآثار اور شرح معانی الآثار میں امام طحاوی نے اس حدیث کی تصحیح و تثبیت کے دوران اور اونٹ بلکہ تمام جانوروں کی اگلی ٹانگوں میں انکے گھٹنے ہونے میں کوئی استحالہ نہ ہونے کا پتہ دیتے ہوئے، اور انسان کو اس سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

﴿لَا يَبْرُكُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي رِجْلَيْهِ﴾ وہ گھٹنوں کے بل نہ بیٹھے جو کہ اسکی ٹانگوں میں  
 كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي ہوتے ہیں جس طرح کہ اونٹ گھٹنوں کے بل  
 يَدْيِهِ وَلَكِنْ يَبْدَأُ فَيَضَعُ أَوْ لَا يَدْيَهُ اللَّتَيْنِ بیٹھتا ہے جو کہ اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں،  
 لَيْسَ فِيهِمَا رُكْبَتَانِ، ثُمَّ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ، بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں کہ اس کے گھٹنے  
 فَيَكُونُ مَا يَفْعَلُ فِي ذَلِكَ بِخِلَافِ مَا نہیں ہوتے، پھر گھٹنے رکھے اس طرح وہ بیٹھنے میں  
 يَفْعَلُ الْبَعِيرُ ﴿۲۵﴾ اونٹ کے برعکس طریقہ سے بیٹھے گا۔

اور علماء احناف میں سے ہی علامہ علی قاری نے المرقاة شرح المشکوٰۃ میں حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ میں اس بات سے روکا گیا ہے کہ کوئی شخص اونٹ کی طرح پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھے۔ اس حدیث میں اونٹ سے تشبیہ کی گئی ہے جب کہ وہ اپنے ہاتھ ہی گھٹنوں سے پہلے رکھتا ہے، کیونکہ انسان کے گھٹنے اسکی ٹانگوں میں ہوتے ہیں اور جانوروں کے گھٹنے اسکے ہاتھوں (اگلی ٹانگوں) میں ہوتے ہیں۔ پس جب کوئی پہلے گھٹنے زمین پر رکھے گا تو وہ بیٹھنے میں اونٹ سے مشابہ ہوگا۔ اور آگے وَ لِيَضَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ کی شرح میں لکھا ہے کہ تو ربشتی نے اعتراض کیا ہے کہ: اونٹ کی طرح بیٹھنے سے کیسے روکا ہے؟ جبکہ آگے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنے کا حکم بھی

۲۵۔ بحوالہ تحقیق زاد المعاد ۱/۲۲۵ وصفۃ الصلوٰۃ ص ۸۲

فرمایا ہے جبکہ اونٹ اپنے ہاتھ پہلے رکھتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کے گھٹنے تو اسکی ٹانگوں میں ہوتے ہیں جبکہ چوپایوں کے گھٹنے تو انکے ہاتھ (اگلی ٹانگوں) میں ہوتے ہیں۔ ۴۶۔

لسان العرب میں ابن المنظور کے علاوہ ازہری نے تہذیب اللغہ (۲۱۶/۱۰) میں اور ابن سیدہ نے الحکم (۱۶/۷) میں بھی ذکر کیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔ ۴۷۔  
معروف محقق علامہ ابن حزم نے بھی الحکلی میں اسی بات کو ثابت کیا ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکے ہاتھوں یعنی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں نہ کہ پچھلی ٹانگوں میں۔ ۴۸۔

اور وہ بیٹھے وقت گھٹنے ہی زمین پر پہلے لگاتا ہے، جبکہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح بیٹھنے سے نمازی کو منع کیا ہے اور پہلے زمین پر ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔

### کتب حدیث کی روشنی میں:

اونٹ کے گھٹنوں کا اسکی اگلی ٹانگوں میں ہونا، کتب حدیث سے بھی ثابت ہے:

۱. امام قاسم سرقسطی نے اپنی کتاب غریب الحدیث میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

﴿لَا يَبْرُكُ أَحَدٌ بُرُوكَ الْبَعِيرِ الشَّارِدِ﴾ تم میں سے کوئی کسی بھیرے ہوئے اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

اور امام قاسم اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ نماز میں سجدہ جانے کے بارے میں ہے کہ آدمی اپنے جسم کو یکبارگی نہ گرا دے جس طرح کہ بدکا ہوا اور غیر مطمئن اونٹ کرتا ہے، بلکہ اطمینان کے ساتھ بیٹھے۔ پہلے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور پھر دونوں گھٹنے۔ اور اس

۴۷۔ بحوالہ ہفت روزہ الاعتصام ایضاً

۴۶۔ المرقاة لملا علی قاری بحوالہ تحفۃ الاحوذی ۱۳۶۲

۴۸۔ الحکلی ۱۲۹/۲۶۲

سلسلہ میں ہی ایک مرفوع و مفسر حدیث بھی ہے۔ اور انہوں نے آگے اس موضوع کے شروع میں بیان کی گئی پہلی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی وارد کی ہے۔ ۴۹

۲۔ اسی طرح ہی وہ اثر فاروقی بھی ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں لہذا اسے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں آسکتی بھی واضح طور پر یہ بات آگئی ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اسکی اگلی ٹانگوں میں ہی ہوتے ہیں نہ کہ پچھلی ٹانگوں میں۔

۳۔ اور ان دو آثار پر مستزاد صحیح بخاری شریف اور دیگر کتب کی وہ حدیث بھی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ گھوڑا لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے اور دیکھ بھی لیا، لیکن جب قریب پہنچے تو انکا گھوڑا معجزاتی طور پر گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ اس حدیث میں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں:

﴿سَاحَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغْنَا الرُّكْبَتَيْنِ﴾ ۵۰  
میرے گھوڑے کی دونوں اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک  
زمین میں دھنس گئیں۔

بخاری میں معروف صحابی کے ان الفاظ سے بھی معلوم ہوا کہ اونٹ اور دیگر چوپایوں کے گھٹنے اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔

### خلاصہ:

اس ساری بحث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی پہلی حدیث کا جزء اول جزء ثانی کے مخالف نہیں ہے بلکہ اس طرح ہی صحیح ہے کہ نمازی اونٹ کی طرح اپنے گھٹنے زمین پر پہلے نہ رکھے بلکہ ہاتھ پہلے رکھے کیونکہ اونٹ کی طرح گھٹنے پہلے رکھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے

۴۹ تحقیق زاد المعاد ۲۲۵/۲ نقل عن غریب الحدیث للامام السرقسطی ۷۰/۲ و صحاح وصفة الصلوة ص ۸۲

۵۰ بخاری مع الفتح و تحفة الاحوذی ۱۳۹/۲

جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں آیا ہے۔

### علامہ ابن قیم کی وجوہات ترجیح:

علامہ ابن قیم نے تہذیب معالم السنن اور زاد المعاد میں گھٹنے پہلے رکھنے کو راجح قرار دینے کیلئے دس (۱۰) وجوہات ترجیح بیان کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی پہلی حدیث مقلوب ① و مضطرب ② اور منسوخ ③ و متکلم ④ فیہ ہے، جبکہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث پر اکثر کاعمل ⑤ ہے، اسکے بعض ⑥ شواہد ہیں، بعض ⑦ صحابہ کے آثار

اسکے موافق ہیں، اسمیں ⑧ حکایتِ فعل ہے اور اس میں واردہ افعال ⑨ دوسری روایات سے بھی ثابت ہیں اور وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُونٹ کی طرح بیٹھنے سے ممانعت ⑩ والی حدیث کے موافق بھی

ہے۔ ۵۱

جب کہ موصوف کے اس موقف پر تعاقب کرتے ہوئے محققین زاد المعاد نے لکھا ہے کہ مصنف نے جس جانب کو راجح قرار دیا ہے، وہ صحیح نہیں بلکہ راجح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے، اور اسکے اسباب و وجوہات بھی انھوں نے تحقیق و تعلیقات میں ذکر کئے ہیں۔ ۵۲

### مختلف موافق:

۱. امام نووی نے المجموع میں دونوں طرح کے دلائل ذکر کر کے لکھا ہے کہ مجھ پر کسی جانب کی ترجیح ظاہر نہیں ہو سکی۔ ۵۳

۲. امام شوکانی نے نیل الاوطار میں تمام تفصیلات ذکر کر کے اس مسئلہ کو معارک الا نظار اور مضائق

۵۱ مختصر از زاد المعاد ۲۳۰-۲۳۱

۵۲ تحقیق زاد المعاد ۲۲۳-۲۳۰

۵۳ المجموع و بحوالہ سابقہ

الافکار میں سے ایک قرار دے دیا ہے۔ ۵۴۔

۳۔ محقق مقبلی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا محمد جونا گڑھی نے دونوں طرح کی احادیث میں جمع تطبیق کی راہ اپنائی ہے کہ جب زمین کے قریب ہو جائیں اور گھٹنے مڑ جائیں تو ہاتھ پہلے رکھ لیں اور پھر گھٹنے، جبکہ ایک روایت میں امام مالکؒ و احمدؒ اور علامہ مقبلی و جونا گڑھی نے دونوں کو ہی برابر قرار دیا ہے چاہے کسی کو بھی اختیار کر لیں۔ ۵۵۔

جب کہ بات دراصل یوں ہے کہ یہ اُس وقت ہوتا جب دونوں طرف کی احادیث صحیح ہوتیں، لیکن یہاں ایسا نہیں ہے، ہم تفصیل بیان کر آئے ہیں کہ ہاتھ پہلے رکھنے والی احادیث صحیح ہیں اور گھٹنے پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی روایات ضعیف ہیں۔

۴۔ اسکے باوجود جمہور اہل علم اور بقول قاضی ابوالطیب کے، عام فقہاء نے اسے ہی اختیار کیا ہے۔ ابن المنذر نے حضرت عمر فاروقؓ، ابراہیم نخعی، مسلم بن یسار، ثوری (ایک روایت میں) احمد بن حنبلؒ، شافعیؒ، اسحاق بن راہویہ اور اہل رائے احناف سے یہی مسلک نقل کیا ہے اور خود بھی اسے ہی اپنایا ہے۔ ۵۶۔

۵۔ گھٹنے پہلے رکھنے والی روایات کے ضعف کے پیش نظر اور ہاتھ پہلے رکھنے والی احادیث کے صحیح ہونے کی بنا پر امام مالکؒ، اوزائی، ایک روایت میں امام احمدؒ اور جمہور اہلحدیث و محدثین نے پہلے ہاتھ رکھنے کا مسلک اختیار کیا ہے اور امام مالکؒ نے تو یہ بھی کہا ہے:

﴿هَذِهِ الصِّفَةُ أَحْسَنُ فِي خُشُوعِ الصَّلَاةِ﴾ ۵۷ یہ انداز، از روئے خشوع بہت اچھا ہے۔

۵۴۔ نیل الاوطار ۲/۲۸۳، ۲/۹۹۱  
 ۵۵۔ انیل ایضاً و صلوة الرسول ﷺ محقق ص ۲۸۳ نقل عن 'صلوة محمدی'، تحفۃ الاحوذی ۱۳۶/۲، فتح الباری ۲/۲۹۱  
 ۵۶۔ انیل ۲/۳۲۷، زاد المعاد ۲۲۹/۲۳۰، کتاب الاعتبار حازمی ص ۷۹-۸۰، تحفۃ الاحوذی ۱۳۵/۲، عون المعبود ۳/۲۸  
 ۵۷۔ فتح الباری ۲/۲۹۱



## اسباب ووجوہاتِ ترجیح:

اسی آخری مسلک کے راجح ہونے کے اسباب ووجوہات بھی کئی ہیں، مثلاً:

۱. ہاتھ پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی حدیث صحیح ہونے کے ساتھ قوی ہے اور گھٹنے پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی حدیث ضعیف ہونے کے علاوہ فعلی ہے۔ اور تعارض کی صورت میں ترجیح قوی حدیث کو ہوا کرتی ہے، جیسا کہ وجوہِ ترجیح کے ضمن میں امام حازمی نے سینتیسویں (۳۷) وجہ یہ لکھی ہے:

﴿أَنَّ يَكُونُ أَحَدُ الْحَدِيثَيْنِ قَوْلًا

وَالْآخَرُ فِعْلًا، فَمَا لِقَوْلٍ أَبْلَغَ فِي الْبَيَانِ

وَلَا نَ النَّاسَ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي كَوْنِ قَوْلِهِ

حُجَّةً وَاخْتَلَفُوا فِي إِتْبَاعِ فِعْلٍ لَانَ

الْفِعْلُ لَا يَدُلُّ بِنَفْسِهِ عَلَى شَيْءٍ

بِخِلَافِ الْقَوْلِ فَيَكُونُ أَقْوَى ﴿۵۸﴾

بخلاف قول کے، لہذا قوی حدیث اقویٰ (زیادہ قوی) ہوتی ہے۔

اور علامہ ابن الترمذی نے بھی سنن کبریٰ بیہقی کے حاشیہ الجوہر النقی میں لکھا ہے کہ ہاتھ پہلے

رکھنے کا پتہ دینے والی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث قوی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی

حدیث سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔ لہذا علماء اصول کے نزدیک اسے گھٹنے پہلے رکھنے کا پتہ دینے والی

حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پر ترجیح ہوگی کیونکہ اسکی دلالت فعلی ہے۔ ۵۹

اور یہاں فعلی کی قوی پر ترجیح والے اصول کی بنیاد میں کارفرما سبب بھی بیان کرتے جائیں کہ

۵۸ الاعتبار ص ۲۰ نیز دیکھئے ص ۱۸ وجہِ ترجیح نمبر ۲۶

۵۹ الجوہر النقی ابن الترمذی ماوردی ۱۰۰/۱

امت کی نسبت قولی حدیث میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں پایا جاتا کہ یہ عمل افراد امت کیلئے نبی ﷺ نے تجویز فرمایا ہے۔ جب کہ فعلی حدیث میں اس بات کا امکان پایا جاتا ہے کہ وہ عمل کہیں نبی ﷺ کے خصائص میں سے نہ ہو، جیسے ایک مرد کے نکاح میں زیادہ سے زیادہ چار بیویوں والی آیت اور قولی احادیث ہیں۔ اور خود نبی ﷺ کا عمل مبارک بیک وقت نواز واج مطہرات سے نکاح ہے۔ ہمارے لئے قولی واجب العمل اور یہ فعل نبی ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔ اور خصائص کے بارے میں عموماً صراحت ہوتی ہے، لیکن چونکہ کبھی صراحت نہ ہو سکی وجہ سے کسی کام کے خصائص مصطفیٰ ﷺ میں سے ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ لہذا علماء اصول نے مستقل اصول وضع کر دیا کہ قولی حدیث راجح ہوگی اور فعلی مرجوح اور مسئلہ زیر بحث میں قولی حدیث پہلے ہاتھ رکھنے کا پتہ دیتی ہے۔

۲. اگر دونوں طرح کی احادیث کو صحیح مان لیا جائے (حالانکہ فی الحقیقت ایسا نہیں ہے) تو پھر بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہاتھوں والی قولی حدیث کی تائید حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک دوسری صحیح حدیث سے بھی ہو جاتی ہے جو صحیح بخاری میں تعلیقاً و موثقاً اور ابن خزیمہ و دارقطنی، سنن بیہقی و کتاب الاعتبار حازمی اور مستدرک حاکم کے حوالے سے ہم ذکر کر چکے ہیں اور امام حاکم نے اپنا رجحان ہاتھوں والے نظریہ کی طرف ظاہر کیا ہے اور اس کا سبب یہ لکھا ہے کہ اسکے بارے میں صحابہ و تابعین سے بہت ساری احادیث و آثار ملتے ہیں۔ لہذا راجح مسلک یہی ہے اور دوسری جانب اگرچہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے، لیکن وہ چونکہ ضعیف ہے اور پھر حضرت انس و ابی بن کعب رضی اللہ عنہما والی روایات ہیں تو وہ ذکر کی گئی تفصیل کی رو سے اتنی ضعیف ہیں کہ پہلی کی شاہد و مؤید بننے کے قابل نہیں۔ لہذا یہ جانب مرجوح ہے۔

۳. ایک ہی موضوع سے متعلقہ دو طرح کی احادیث آجائیں اور اس تعارض میں ایک نفی پر مشتمل ہو اور دوسری اثبات پر، یعنی ایک میں کسی کام کو کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور دوسری میں نہ کرنے کا، تو ایسی

صورت میں حذر و ممانعت والی حدیث راجح ہوگی، اور یہ ایک مستقل وجہ ترجیح ہے۔ مسئلہ زیر بحث میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث منثبت ہے، جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی منفی ہے کہ اونٹ کی طرح پہلے گھٹنے زمین پر مت لگاؤ لہذا یہی راجح ہے۔ ان اور ایسی ہی دوسری وجوہات و اسباب کی بناء پر حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام میں اسی طرح حافظ ابن سید الناس، قاضی ابوبکر ابن العربی اور علامہ ابن الترمکانی نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہاتھوں کو پہلے رکھنے والی حدیث کو ہی راجح قرار دیا ہے اور امام بخاری کا واضح رجحان بھی اسی طرف ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں انکی تبویب سے معلوم ہو رہا ہے۔ اور امام ابن العززی کے بقول، یہی عمل اہل مدینہ بھی ہے۔ شیخ احمد شاکر، علامہ عبدالرحمن مبارک پوری، محدث البانی، شیخ عبدالقادر رارناؤ و شیخ شعیب رارناؤ و نے بھی پہلے زمین پر ہاتھ رکھنے اور پھر گھٹنے لگانے والے موقف کو ہی راجح قرار دیا ہے اور اختیار کیا ہے۔ امام خطابی نے معالم السنن میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث کو راجح قرار دیا ہے۔ ۶۰۔

اور ہماری ذکر کردہ تفصیل سے انکی اس بات کا ضعف بھی واضح ہو گیا ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ ۶۱

### ایک وضاحت:

سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے؟  
اس سلسلہ میں تفصیلی تحقیق ہم نے ذکر کر دی ہے، جسکی رو سے ہمارے نزدیک ہاتھوں کا زمین پر گھٹنوں سے پہلے رکھنا ہی اولیٰ ہے، لیکن یہاں اس بات کی وضاحت کر دینا مناسب لگتا ہے کہ بعض اہل

۶۰۔ معالم السنن خطابی ۱/۱۸۰، المنشی للمجد ابن تیمیہ ۲/۳۶۲، ۹۹

۶۱۔ مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے بلوغ المرام مع السبل ۱/۱۸۹، الجوهر النقی ۱/۱۰۰، تحفۃ الاحوذی ۲/۱۳۷-۱۳۸، بخاری مع الفتح ۲۹۰۲-۲۹۱، عون المعبود ۳/۱۷۷، تحقیق زاد المعاد ۲۲۳-۲۳۱، الضعیفۃ ۲/۳۳۲، الارواء ۲/۸۰،

صلوٰۃ الرسول مولانا سید لکونی تحقیق عبدالرؤف ص ۲۸۳-۲۸۶

علم نے جو کہا ہے کہ ان دونوں طرح کی احادیث کو یوں جمع کر لیا جائے کہ قیام سے سجدہ کی طرف اس انداز سے جھکیں کہ جیسے آپ کے گھٹنے اور ہاتھ بیک وقت ہی زمین پر جا لگیں گے، لیکن قریب ہو کر پہلے ہاتھ لگائیں اور پھر گھٹنے، اس جمع و تطبیق میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ بڑی مناسب بات ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ پہلے گھٹنے رکھنا صحیح طور پر ثابت نہیں ہو رہا اور اس میں بظاہر کچھ نشانِ کبر و نخوت سی بھی پائی جاتی ہے اور اگر کھڑے کھڑے ہی دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف بڑھاتے ہوئے سجدہ جانے لگیں تو یہ بھی کچھ اتنا اچھا نہیں لگتا، بلکہ ایسے محسوس ہوتا ہے، جیسے کوئی فلائی (پرواز) کرنے لگا ہو، خصوصاً اگر کوئی لاپرواہی سے آگے ہاتھ بڑھائے سجدہ جا رہا ہو۔

لہذا غیر اولیٰ انداز اور بے ہنگم و غیر درست انداز کے مابین مذکورہ جمع و تطبیق سے کام لیا جائے تو اولیٰ پر عمل ہو جائے گا اور معیوب انداز سے بھی بچا جاسکے گا۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ کھڑے کھڑے ہی ہاتھوں کو آگے کی جانب نہ بڑھایا جائے اور انہیں زمین پر پہلے لگائیں اور پھر ساتھ ہی گھٹنے لگالیں۔

والله الموفق إلى سواء السبيل

## تراجم و تصانیف محمد منیر قمر

تاریخ طباعت	شائع کردہ	نام کتاب
1396ھ 1976ء	بزم الہلال، جامعہ سلفیہ فیصل آباد	1 آئینہ نبوت (سیرت النبی ﷺ ایک اچھوتے انداز میں)
1396ھ 1976ء	بزم الہلال، طبع اول	2 رمضان المبارک۔
1422ھ 2001ء	مکتبہ کتاب و سنت، طبع دوم	(روحانی تربیت کا مہینہ)
1400ھ 1981ء	الحاج علی محمد سعید الباققرین، شارجہ	3 کشف الشبهات (توحید)
1401ھ 1981ء	الحاج عامر محمد سعید الباققرین، شارجہ	4 مسنون ذکر الہی (مختصر)
1981ء	الحاج عامر محمد سعید الباققرین، شارجہ	5 مناسک الحج والعمرة
1981ء	شیخ محمد صالح کندی، شارجہ	6 درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت
1401ھ 1981ء	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	7 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)
	مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ ابرڈین	8 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)
	یونیورسٹی	
1401ھ 1981ء	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	9 انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک
1402ھ 1982ء	ادارۃ الاسلامیہ۔ فیصل آباد	10 دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف
1401ھ 1982ء	الإدارة الإسلامية۔ فیصل آباد	11 وجوب عمل بالنساء اور کفر منکر
1403ھ 1983ء	الإدارة الإسلامية۔ فیصل آباد	12 تین اہم اصول دین اور شروط الصلوٰۃ
1985ء	دارالافتاء۔ الریاض طبع اول	13 تین اہم اصول دین
1413ھ	المکتب التعاونی بالبدیہ وغیرہ	۲۰۰۰ء تک (چھ ایڈیشن)
1411ھ 1991ء	روبی جیولرز۔ دبئی	14 قبولیت عمل کی شرائط (طبع اول)
1412ھ 1992ء	المہتاب انٹر پرائزز۔ قطر	(طبع دوم)
1421ھ 2001ء	مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	(طبع سوم)

تاریخ طباعت	شائع کردہ	نام کتاب
1981ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریجان چیمہ، سیالکوٹ	15 مسنون ذکر الہی (مفصل) طبع اول
1994ء	” ”	طبع دوم
2001ء	” ”	طبع سوم
1992ء	ملکتیہ ابن تیمیہ۔ قطر	16 سیرت امام الانبیاء (طبع اول)
1993ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریجان چیمہ، سیالکوٹ	17 شراب اور دیگر منشیات (طبع اول)
1989ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریجان چیمہ، سیالکوٹ	18 سوئے حرم (حج و عمرہ) طبع اول
1995ء	” ”	طبع دوم
1990ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریجان چیمہ، سیالکوٹ	19 فقہ الصلوٰۃ (جلد اول) طبع اول
1414ھ 1999ء	ملکتیہ کتاب وسنت ریجان چیمہ، سیالکوٹ	20 فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)
	نور اسلام اکیڈمی۔ لاہور	21 فقہ الصلوٰۃ (جلد سوم) زیر کتابت
	زیر ترتیب	22 فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)
1421ھ 2000ء	زیر کتابت	23 رمضان المبارک واحکام روزہ
	”	24 احکام زکوٰۃ و صدقات
1421ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریجان چیمہ، سیالکوٹ	25 جہاد اسلامی کی حقیقت
1421ھ 2001ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریجان چیمہ، سیالکوٹ	26 سود و رشوت
1421ھ 2001ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریجان چیمہ، سیالکوٹ	27 زنا کاری و فحاشی
	”	28 چند اختلافی مسائل میں راہ اعتدال
	”	29 مقالات قمر
1421ھ 2000ء	”	30 گلدرستہ نصیحت سے بچاس پھول۔
	”	31 بچاس سوال و فتاویٰ احکام حیض کے بارے
	”	32 محرمات (حرام امور)
	”	33 ممنوعات (ناجانز امور)

تاریخ طباعت	شائع کردہ	نام کتاب
1421ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	34 لوطت و انعام بازی
1421ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	35 انسداد زنا و لواطت کیلئے اسلام کی تدابیر
تیار برائے طباعت	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	36 سورۃ فاتحہ فضیلت و مقتدی کے لئے حکم
1421ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	37 آمین۔ معنی و مفہوم، مقتدی کے لئے حکم
تیار برائے طباعت	”	38 رفع الیدین، جائین کے دلائل کا جائزہ
1422ھ 2001ء	نور اسلام اکیڈمی۔ لاہور	39 درود شریف۔ فضائل و احکام
1420ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	40 ظہور امام مہدی، (طبع اول)
تیار برائے طباعت		41 مسائل قربانی و عیدین
	زیر کتابت	42 الامام العلامہ ابن باز
	زیر کتابت	43 الامام الحدیث الالبانی
1421ھ 2000ء	علی فواد پبلشرز لاہور، توحید پبلیکیشنز، بنگلور	44 نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع ترو تہجد
1421ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	45 فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور ضرورت جہاد
1422ھ 2001ء	”	46 اسیران جہاد اور مسئلہ غلامی
	مسودہ تیار برائے طباعت	47 جمعہ مبارک۔ فضائل و مسائل
	مسودہ تیار برائے طباعت	48 نماز باجماعت کا حکم
	مسودہ تیار برائے طباعت	49 مباحات و مکروہات و مفسدات نماز
	مسودہ تیار برائے طباعت	50 تفسیر سورۃ الحجرات
	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	51 تمباکو نوشی
1421ھ 2000ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	52 دخول جنت کے تین اسباب
1421ھ 2001ء	ملکتیہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	53 انسانی جان کی قدر و قیمت اور فلسفہ جہاد
	مسودہ تیار برائے طباعت	54 مسائل و احکام طہارت (مفصل)

تاریخ طبعیت	شائع کردہ	نام کتاب
		55 قبروں پر مساجد یا مساجد میں قبریں اور مسودہ تیار برائے طبعیت مقامات نماز
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	56 مسائل و احکام مساجد
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	57 نماز کیلئے مردوزن کا لباس
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	58 وجوب نقاب (چہرہ کا پردہ)
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	59 اوقات نماز
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	60 مسائل و احکام آذان و اقامت
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	61 مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل و وضوء
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	62 ننگے سر نماز
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	63 نماز میں عدم پابندی اور تارک نماز کا حکم
		64 غیر مسلموں سے تعلقات اور انکے جھوٹے کھانے پانی کا حکم۔
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	65 آداب دعا (مقامات، اوقات وغیرہ)
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	66 حج مسنون (شارجہ ٹیلیویشن سے نشر کردہ پروگرام)
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	67 مسائل و احکام لباس و پردہ
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	68 زیارت مدینہ منورہ (آداب و احکام)
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	69 مختصر مسائل و احکام طہارت و نماز
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	70 عید میلاد النبی ﷺ صحیح تاریخ ولادت مصطفیٰ، جشن میلاد و وفات پر
	مسودہ تیار، برائے طبعیت	71 رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت
”	”	72 خطبات مسجد نبوی ﷺ
”	”	73 خطبات مسجد حرام



تاریخ طباعت	شایع کردہ	نام کتاب
	مسودہ تیار، برائے طباعت	74 مختصر احکام و مسائل رمضان و روزہ
	مسودہ تیار، برائے طباعت	75 روزہ داروں کے لئے چند ضروری نصیحتیں
	مسودہ تیار، برائے طباعت	76 نماز و روزہ کی نیت
	مسودہ تیار، برائے طباعت	77 رکوع سے سجدے میں جانے کی کیفیت
	مسودہ تیار، برائے طباعت	78 مختصر فضائل و مسائل حج و عمرہ